مولانا محمد عبدالواحد مخدوم۔ ڈاور نزد (چناب نگر)

بعض سورتوں کے فضائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل و کرم ہے امت محمدیہ پر کہ اپنی آخری اور مقدس کتاب اپنے پیارے نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے اس امت کو عطا فرمائی۔ بہت بڑی بدبختی ہے ان کی جن کو قران کریم سے محبت و پیار نہیں۔ جن کا قرآن کریم سے تعلق نہیں وہ دنیا اور آخرت میں خاسر ہیں اور وہ اپنے نہایت کمزور نفس پر ظلم کر رہے ہیں۔ جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام مقدس سے پیار کیا، دن رات اس کو پڑھا اور عمل کیا وہ دنیا اور آخرت دونوں میں مطمئن ہیں۔ اور ان کا دل نور سے چمک جاتا ہے۔ اور خدا سے ان کو نہایت محبت ہو جاتی ہے۔

حضرت امام نافع مدنی جو کہ قراۃ سبعہ کے مشہور قاری ہیں۔ ان کے حالات میں لکھا ہے کہ جب آپ قرآن مجید پڑھتے تھے یا بات کرتے تھے تو ان کے منہ سے مشک اور کستوری کی خوشبو آتی تھی۔ کسی نے دریافت کیا کہ قاری صاحب جب آپ پڑھنے یا پڑھانے بیٹھتے ہیں تو کیا خوشبو لگا کر بیٹھتے ہیں؟ فرمایا نہ میں خوشبو لگاتا ہوں نہ ہی خوشبوں کے نزدیک جاتا ہوں۔ بلکہ بات یہ ہے کہ سید الانبیاء نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے منہ میں (یعنی منہ سے منہ ملا کر) قرآن مجید پڑھ رہے ہیں۔ اس وقت سے میرے منہ سے خوشبو آتی ہے۔ دیکھئے قرآن مجید کی مخلصانہ خدمت اور محنت پر دنیا میں بھی اعزاز نصیب ہوا جس کے سامنے ہفت اقلیم کی سلطنت بھی ہیچ ہے اور آخرت کے آرام و راحت و بہار کا تو کہنا ہی کیا۔

حضرت امام حمزہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ ہر مہینہ میں اٹھائیس یا ستائیس یا پچیس قرآن مجید ترتیل کے ساتھ ختم کرتے تھے۔ ترتیل کا مطلب یہ ہے کہ مخارج اور صفات یعنی مدات حرکات سکنات تشدید اور غنہ وغیرہ کو پورے طور پر ادا کرنا اور صفات کی رعایت رکھتے ہوئے حروف کو خوبصورتی کے ساتھ ادا کرنا۔

حضرت ابوبکر شعبہ بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے قاری گذرے ہیں ان کے حالات میں لکھا ہے کہ پچاس برس تک آپ کے لئے بستر نہیں بچھایا گیا اور اس عرصہ میں رات کے وقت پیٹھ نہیں لگائی چوبیس ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا۔ جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ کی ہمشیر رونے لگی آپ نے فرمایا روتی کیوں ہو؟ مکان کے اس گوشہ کی طرف دیکھو میں نے اس میں اٹھارہ ہزار مرتبہ قرآن مجید ختم کئے ہیں اور اپنے صاحبزادے کو فرمایا کہ بیٹا اس گوشہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہرگز نہ کرنا۔ اسی طرح جو

شخص بھی اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن مجید کو اپنا دن رات کا مشغلہ بنائے گا اس کو حق تعالیٰ جل شانہ کے ہاں بے حد انعام واکرام سے نوازا جائے گا۔ وہ نعمتیں جو وہاں ملیں گی وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہوں گی۔ کبھی ختم نہ ہوں گی۔ امام النبیین، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی (کے لگنے) سے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دلوں کا زنگ کیسے اترتا ہے؟ فرمایا موت کو بہت یاد کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ (مشکوۃ۔)

ایک حدیث میں ہے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خیرکم من تعلم القرآن وعلم. (بخاری) کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

قرآن پاک کی تلاوت بہت بڑی دولت ہے۔ جو حضرات حافظ قرآن نہ ہوں یا پورا قرآن نہ پڑھ سکتے ہوں۔ تو ان کو چاہیے کہ ایسی سورتیں ہی پڑھ لیا کریں جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ چند سورتوں اور بعض آیات کے فضائل ملاحظہ فرمائیں۔

سورۃ فاتحہ کے فضائل

(۱) اس سورت کو بہت سی خصوصیات حاصل ہیں اوّل یہ کہ قرآن مجید اسی سے شروع ہوتا ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ سورت ایک حیثیت سے پورے قرآن کا متن اور سارا قرآن اس کی شرح ہے۔ اس وجہ سے کہ پورے قرآن کے مقاصد ایمان اور عمل صالح میں دائر ہیں اور ان دونوں چیزوں کے بنیادی اصول اس سورت میں بیان کر دیئے گئے ہیں (معارف القرآن) سورۃ فاتحہ کا ایک نام ام القرآن (قرآن کی ماں) ہے۔ ایک نام سبعہ مثانی ہے۔ اس سورت کے کئی نام ہیں۔ موطا امام مالک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو آواز دی۔ وہ نماز میں تھے جلدی فارغ ہو کر آپ سے ملے۔ (فرماتے ہیں) آپ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں رکھا۔ مسجد سے باہر نکل ہی رہے تھے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد سے نکلنے سے پہلے میں تجھے ایک ایسی سورۃ بتاؤں کہ توریت انجیل اور قرآن پاک میں اس جیسی سورۃ نہیں۔ اب میں نے اس امید پر چال نرم کر دی اور پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کونسی سورت ہے؟۔ آپ نے فرمایا نماز کے شروع میں کیا پڑھتے ہو؟ میں نے کہا الحمد اللہ رب العالمین پوری سورۃ۔ آپ نے فرمایا وہ یہی سورۃ ہے۔ سبع مثانی اور قرآن عظیم جو مجھے دیا گیا ہے وہ بھی یہی ہے (ابن کثیر۔)

(۲) حضرت عبدالملک بن عمیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فی فاتحۃ الکتاب شفاء من کل داء. مشکوٰۃ کہ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفا ہے۔

(۳) حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم ایک مرتبہ سفر میں تھے ایک جگہ اترے ہوئے تھے۔

بقیہ ص ۱۷ پر